روزنامہ
1913ء سے جاری شدہ
FR-10
الفضل
The ALFAZL Daily
ٹیلی فون نمبر 047-6213029
web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org
ایڈیٹر : عبدالسمیع خان
سوموار 24فروری 2014ء 23ربیع الثانی 1435ہجری 24 تبلیغ 1393ہش جلد 64-99 نمبر 44

اقرار ایمان و عمل اور اس کی قبولیت کی دعا

حواریان مسیح ناصری علیہ السلام نے چاروں طرف مسیحؑ کا انکار دیکھ کر مدد کا پیغام دیا۔ مسیح علیہ السلام پر ایمان لائے اور یہ دعا کی۔

اے ہمارے رب! جو کچھ تُو نے اتارا ہے اس پر ہم ایمان لے آئے ہیں اور ہم اس رسول کے متبع ہوگئے ہیں۔ اس لئے تو ہمیں گواہوں میں لکھ لے۔

(آل عمران:54)

اخلاق عالیہ حضرت اقدس بانی سلسلہ احمدیہ

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خطبہ جمعہ فرمودہ 16 جولائی 2010ء میں فرماتے ہیں:۔

حضرت محمد حسین خان ٹیلر ابن مکرم خدا بخش صاحب سکنہ گوجرانوالہ بیعت 1897ء بیان کرتے ہیں۔ ایک دن حضور کی ملاقات کے لئے ڈپٹی کمشنر اور پولیس کپتان آئے اور انہوں نے کہلا بھیجا کہ ہم ملاقات کے واسطے آئے ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ مجھے زیادہ فرصت نہیں ہے۔ ایک دو منٹ کے واسطے مل سکتا ہوں۔ سیڑھی میں کھڑے ہو کر حضور نے ان کی ملاقات کی تو ان افسروں نے کہا کہ رات ہمیں رپورٹ پہنچی ہے کہ رات اینٹیں پڑی ہیں (یعنی کہ کسی نے اینٹیں پھینکی ہیں) اگر آپ چاہیں تو پولیس کا انتظام کر دیں۔ حضور نے فرمایا کہ ہماری حفاظت خدا کر رہا ہے۔ آپ جس طرح مناسب سمجھیں اپنا فرض ادا کریں۔ اس کے بعد وہ چلے گئے۔

پھر کہتے ہیں کہ ایک دن حضور دن کے دس بجے آئے گھڑی کا ٹائم ٹھیک کرنے کے واسطے۔ گھڑی رومال میں بندھی ہوئی تھی۔ نکال کر وقت ٹھیک کیا پھر اوپر چلے گئے۔ کہتے ہیں ایک دفعہ پھر مَیں قادیان آیا، حضور کو ایک آدمی خط سنا رہا تھا۔ سیالکوٹ سے کسی احمدی کی طرف سے آیا تھا اس میں لکھا تھا کہ حضور میرے کُڑم (سمدھی جو ہوتے ہیں، بیٹی یا بیٹے کے سسرال والے) کہتے ہیں کہ بارات کے ساتھ باجا بھی لاؤ اور آتشبازی بھی لاؤ۔ حضور نے فرمایا کہ باجا تو بطور اعلان کے ہے اس کا تو کوئی گناہ نہیں۔ اور آتش بازی ایک مکروہ چیز ہے۔ اس واسطے حضور نے فرمایا کہ اس سے کہہ دو کہ باجا ہم لے آئیں گے اور آتش بازی کے خیال کو آپ چھوڑ دیں۔ پھر ایک دفعہ بابو محمد رشید کا کچھ مدت بعد احمدیت کی طرف رجحان ہو گیا۔ کچھ میرے ساتھ تبادلہ خیالات ہوا۔ اس کے بعد چار آدمی میرے ساتھ بیعت کے واسطے قادیان آنے کو تیار ہو گئے۔ بابو محمد رشید، مولوی محبوب عالم اور مستری علم دین، چوتھے کا مجھے نام یاد نہیں۔ مَیں نے ان چاروں شخصوں کو قادیان لا کر بیعت کروادی۔

ایک اور عجیب واقعہ انہوں نے لکھا ہے کہ ایک دفعہ جب آیا تو کھڑکی کے راستے حضور جب (بیت) میں تشریف لائے تو لوگ استقبال کے واسطے اٹھے۔ تو ایک پٹھان تھا جو درد نقرس سے بیمار تھا اور دو سوٹوں سے چلتا تھا۔ اس کے کھڑا ہونے میں کچھ دیر ہو گئی تو حضور جب باہر نکلے تو حضور کا پاؤں اس کے پاؤں پر آیا۔ تو اس طرف کی اس کی تمام دردیں اچھی ہو گئیں۔ کچھ دیر کے بعد جب حضور اندر جانے لگے تو اس نے کہا کہ حضور اِس پاؤں پر بھی پاؤں رکھ دیں تو حضور اس کے پاؤں پر پاؤں رکھ کر چلے گئے۔ بعد میں اس نے حضرت مولوی صاحب کی خدمت میں عرض کیا کہ مَیں آپ سے قریباً چھ ماہ ہو گئے علاج کروا رہا ہوں کچھ اچھی طرح سے آرام نہیں آیا تھا۔ آج یہ واقعہ ہوا ہے کہ جب حضور براستہ کھڑکی (بیت) میں تشریف لائے تو میرے پاؤں پر پاؤں آ گیا تو مجھے معلوم ہوا کہ اس طرف کی تمام دردیں دور ہو گئی ہیں۔ خلیفہ اول نے جواباً فرمایا کہ بھائی وہ تو خدا تعالیٰ کے (مامور) ہیں۔ مَیں تو معمولی حکیم ہوں۔ مَیں نے دوا دارو ہی دینا ہے۔

(رجسٹر روایات نمبر 5 صفحہ 97 تا 103)

(الفضل 31 اگست 2010ء)

دین کی اشاعت کیلئے وقف کرو

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:۔

”خدا نے تمہارے لئے بڑی بڑی عزتیں رکھی ہیں۔ تم خدا پر توکل کرو اور اس کے دین کی اشاعت کے لئے اپنے آپ کو وقف کرو۔ وہ دینے پر آتا ہے تو وہ کچھ دے دیتا ہے کہ انسان اسے دیکھ کر حیران رہ جاتا ہے۔“ (الفضل 22۔اکتوبر 1955ء)

مخلص نوجوان لبیک کہتے ہوئے قدم آگے بڑھائیں اور اپنے آپ کو وقف کیلئے پیش کریں۔

(وکیل التعلیم تحریک جدید ربوہ)

بچوں کی نمازوں کی نگرانی کریں

اللہ تعالیٰ کے فضل سے مجلس اطفال الاحمدیہ مقامی ربوہ 20 فروری تا 31 مارچ 2014ء چالیس روزہ مقابلہ نماز باجماعت منعقد کروانے کی توفیق پا رہی ہے۔ اس سلسلے میں والدین سے درخواست ہے کہ بچوں کو اپنی نگرانی میں باقاعدگی سے نمازوں کے اوقات میں بیوت الذکر بھجوائیں۔ نیز منتظمین اطفال و زعماء حلقہ نماز فجر سے قبل اطفال کی بیداری کو یقینی بنائیں اور کوشش کریں کہ تمام اطفال اس بابرکت مقابلے میں شامل ہوں۔ (مہتمم مجلس خدام الاحمدیہ مقامی ربوہ)

عطیہ گندم

ہر سال مستحقین میں گندم بطور امداد تقسیم کی جاتی ہے اس کار خیر میں ہر سال بڑی تعداد میں مخلصین جماعت احمدیہ حصہ لیتے ہیں لہٰذا ہمدرد مخلصین جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنی نعمتوں اور برکتوں سے نوازا ہے۔ ان کی خدمت میں درخواست ہے کہ اس کار خیر میں فراخ دلی سے حصہ لیں جملہ نقد عطیہ جات بمد گندم کھاتہ نمبر 455003 معرفت افسر صاحب خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ ارسال فرمائیں۔

(صدر کمیٹی امداد مستحقین گندم ربوہ)

وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ

احمدیت کی محبت میں تحریک جدید میں حصہ لیں

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔ اگر تم اللہ کے لئے اپنے مالوں میں سے ایک اچھا حصہ کاٹ کر الگ کر دو، تو وہ اس حصہ کو تمھارے لئے بڑھائے گا اور تمھارے لئے بخشش کے سامان پیدا کرے گا اور اللہ بہت قدر دان (اور) ہر بات کو سمجھنے والا ہے۔ (التغابن آیت 18)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے چندہ تحریک جدید کا سال نو (80) شروع ہو چکا ہے، تمام احباب جماعت (انصار، خدام، اطفال، لجنہ، ناصرات، بچگان) سے نئے سال کے وعدہ جات چندہ تحریک جدید لئے جا رہے ہیں۔ احباب جماعت کو چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے قربانی کرنے والوں کے لیے انعامات کو پانے کی خواہش کو مدنظر رکھتے ہوئے امسال کے وعدہ جات گذشتہ سال کی قربانیوں سے بڑھا کر پیش کریں۔ وعدہ جات میں اضافہ کرنے کے بارے میں ہمارے موجودہ امام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:۔

''یہ اللہ تعالیٰ کا احمدیوں پر بڑا احسان ہے کہ ہر احمدی مالی قربانی کرتا ہے۔۔۔ میں جانتا ہوں بعض زمیندار ہیں وہ اپنا چندہ عام بھی دیتے ہیں اور پوری شرح سے بلکہ شاید زائد دے دیتے ہیں کیونکہ پہلے بجٹ لکھوا دیتے ہیں تحریک جدید وغیرہ میں بھی اس امید پر بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں کہ فصل یا باغ کی آمد ہو جائے گی اور بظاہر ایسی آمد والی فصل نہیں ہوتی لیکن اللہ تعالیٰ برکت ڈال دیتا ہے۔ وہ اپنے وعدے بڑھا کر لکھوا رہے ہوتے ہیں اور بسا اوقات ایسا ہوتا ہے کہ احمدی زمیندار کی فصل ساتھ والے ہمسایوں سے بہت اچھی ہوتی ہے بہت بہتر ہوتی ہے۔ مجھے کئی زمینداروں نے اپنے واقعات سنائے ہیں، غیر آ کر پوچھتے ہیں کہ تمہاری فصل بظاہر ہمارے جیسی تھی، کیا وجہ ہے کہ ایسی اچھی نکل آئی ہے تو احمدی زمیندار کا یہی جواب ہوتا ہے کہ کیونکہ اس میں اللہ کا حصہ ہے اس لئے بہتر نکل آئی ہے۔۔۔ جو چندہ دینے والے ہیں ان کے کاروباروں میں بہت برکت ہوتی ہے۔۔۔ ابھی کل ہی مجھے ایک دوست کا خط ملا ہے کہ میں سوچ رہا تھا کہ تحریک جدید کا نیا سال شروع ہونے والا ہے، میں اپنا وعدہ تین ہزار روپے لکھواؤں اور بیوی بچوں کی طرف سے اور بزرگوں کی طرف سے ملا کے میں اس سال اس کو بڑھا کر پانچ ہزار کر دیتا ہوں۔ تو کہتے ہیں خیال آیا کہ ادا کس طرح ہوگا؟ لیکن میں نے یہ ارادہ کر لیا تھا کہ میں نے بہر حال اللہ کی توفیق سے انشاء اللہ، اتنا ہی یعنی پانچ ہزار روپے کا وعدہ لکھوانا ہے۔ کہتے ہیں اتنے میں ایک صاحب آئے اور ایک لفافہ مجھے دے گئے، کھولا تو اس میں تین ہزار روپے تھے، کسی نے عید کے تحفے کے لئے بھیجے تھے۔ تو کہتے ہیں میں اس بات پر اللہ تعالیٰ کا شکر کر رہا تھا کہ ابھی تو سوچا ہی تھا کہ بڑھانا ہے تو اللہ تعالیٰ نے نواز دیا اسی دوران پھر ایک اور صاحب آئے، ایک لفافہ آیا جس میں پانچ ہزار روپے تھے، باہر سے کسی دوست نے ان کو تحفہ بھیجا تھا۔ تو کہتے ہیں کہ میں نے سوچا کہ ابھی تو میں نے ارادہ ہی کیا ہے کہ وعدہ بڑھانا ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی بارش شروع ہو گئی۔ تو اللہ تعالیٰ جس طرح اس نے فرمایا ہے بھرپور کر کے لوٹاتا ہے تو انہوں نے کہا چلو جب اس طرح آ رہا ہے تو وعدہ ہی پانچ ہزار کی بجائے دس ہزار کر دو اور پھر اپنی بیوی سے کہا کہ میں نے تو یہ وعدہ کیا تھا اور اللہ تعالیٰ کا یہ سلوک شروع ہوا ہے تمہارا کیا ارادہ ہے؟ بیوی نے بھی اپنا وعدہ بڑھایا کہ میرا ابھی اتنا لکھوا دیں۔ میں ان کو ذاتی طور پر بھی جانتا ہوں ان کے ذرائع ایسے نہیں ہیں کہ آسانی سے اتنا دے سکیں، لیکن کیونکہ اللہ تعالیٰ کی باتوں کا فہم وادراک ہے، حضرت مسیح موعود کی سچائی پر یقین ہے، دین کی ضرورت کا خیال ہے، خلافت احمدیہ کو اللہ تعالیٰ کے انعاموں میں سے ایک انعام سمجھتے ہیں، اس لئے بے خوف ہو کر یہ قدم اٹھایا اللہ تعالیٰ ان کو اور ایسے بہت سے دوسرے لوگوں کے اموال ونفوس میں بے انتہا برکت عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ ان قربانیوں کو کبھی ضائع نہیں کرتا''

(روزنامہ الفضل 12 دسمبر 2006ء)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے کیا ہی پیارے رنگ میں جماعت میں رائج مالی قربانیوں کی طرف توجہ دلائی ہے، احمدی ماشاء اللہ ہر مالی قربانی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے رہے ہیں، تاہم جہاں کمی ہے ہر کسی کو اپنا جائزہ لینے کی ضرورت ہے کہ، کیا ہم اپنی مالی حیثیت کے مطابق تحریک جدید میں قربانی کر رہے ہیں یا تحریک جدید کو محض نفلی عبادت تصور کر کے معمولی حصہ لے رہے ہیں۔ نوافل کی اہمیت کے بارے میں حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

''بخاری میں ہے کہ نوافل کے ذریعہ سے انسان خدا تعالیٰ سے تعلق پیدا کرتا ہے۔ نوافل ہر شے میں ہوتے ہیں۔ فرض سے بڑھ کر جو کچھ کیا جائے وہ سب نوافل میں داخل ہے۔ جب انسان نوافل میں ترقی کرتا ہے تو خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں اس کی آنکھ ہو جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے۔ اور اس کی زبان ہو جاتا ہوں جس سے وہ بولتا ہے۔ (ملفوظات جلد چہارم صفحہ 506)

چندہ تحریک جدید کو اگر نفلی بھی خیال کیا جائے تو تحریک جدید کو جاری کرنے والے مقدس وجود کے مندرجہ ذیل ارشاد کو ہمیشہ سامنے رکھتے ہوئے تحریک جدید میں مالی قربانی پیش کرنے کی ضرورت ہے۔

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں:۔

''تحریک جدید نفلی اس لئے ہے کہ ہم اس میں حصہ نہ لینے کی وجہ سے کسی کو سزا نہیں دیتے۔ لیکن فرض اس لحاظ سے ہے کہ اگر تمہیں احمدیت سے سچی محبت ہے تو تحریک جدید میں حصہ لینا تمھارے لئے ضروری ہے۔ جب ماں بچہ کے لئے رات کو جاگتی ہے تو کون کہتا ہے کہ اس کے لئے رات کو جاگنا فرض ہے؟ بچہ کی خاطر رات کو جاگنا فرض نہیں، نفل ہے۔ لیکن اسے رات کو جاگنے سے کون روک سکتا ہے؟ جس سے محبت ہوتی ہے، اس کی خاطر ہر شخص قربانی کرتا ہے اور یہ نہیں کہتا کہ ایسا کرنا فرض نہیں نفل ہے اسی طرح جو شخص (دین حق) اور احمدیت سے سچی محبت رکھتا ہے، وہ یہ نہیں کہے گا کہ ان کی اشاعت کی خاطر قربانی کرنا فرض نہیں۔ بلکہ (دین حق) اور احمدیت کی اشاعت کے لیے قربانی کرنا، اسے فرض سے بھی زیادہ پیارا لگے گا''۔

(تحریک جدید ایک الٰہی تحریک جلد سوم صفحہ 262)

آخر پر اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہم سب کو دین کی ضرورت کو سمجھ کر دلی محبت سے تحریک جدید کی مالی قربانی کے میدان میں حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے اموال ونفوس میں بے انتہا برکت نازل فرمائے اور ہماری ادنیٰ قربانیوں کو قبول کرتے ہوئے ہمارے لئے بخشش کے سامان پیدا فرمادے۔ آمین

☆☆☆☆☆

بلک کر مانگو

سوچ کو چہرہ وہی اہل نظر دیتے ہیں
عزم و ایمان جنہیں اچھی خبر دیتے ہیں

بعد صدیوں کے بہار آئی ہے اس گلشن میں
مست جھونکے گلِ رعنا کی خبر دیتے ہیں

ہیں مسیحا کے لئے شام و سحر گردش میں
حق کا پیغام ہمیں شمس و قمر دیتے ہیں

گالیاں سن کے دعا دینے کا ہے حکم ہمیں
دل دُکھا ہو تو یہ مشکل ہے مگر دیتے ہیں

نفرتیں، کینے، حسد، بغض کسی سے بھی نہیں
ساری دنیا کو فقط پیار سے بھر دیتے ہیں

دودھ اتر آتا ہے رحمت کا بلک کر مانگو
مضطرب آنسو دعاؤں کو اثر دیتے ہیں

ا۔ب۔ ناصر

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ .... مطبع: ضیاءالاسلام پریس .... مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ .... قیمت 5 روپے

نئی زمین اور نئے آسمان کی حفاظت اور ہماری ذمہ داریاں

سیدنا حضرت مسیح موعود کے تیار کردہ نئے آسمان کے ستارے آپ ہی ہیں

آپ کو قرآن کریم کے مطالعہ کے ذریعے نئے راستوں سے واقف ہونے کے راز سکھائے گئے ہیں

سیدنا حضرت خلیفة المسیح الرابع کے خطبہ جمعہ فرمودہ یکم اکتوبر 1982ء بمقام جلنگھم برطانیہ کے انگریزی متن کا ترجمہ

تشہد وتعوذ اور سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے سورۃ الملک کی آیت نمبر 6 تلاوت فرمائی:

اس کے بعد فرمایا: انسان کی توجہ فطرت کے مطالعہ کی طرف پھیرنے کے لئے قرآن کریم کا یہ ایک طریق ہے۔ مگر فطرت کا مطالعہ جس کی طرف انسان کی توجہ مبذول کروائی گئی ہے اپنی ذات میں مقصود نہیں ہے۔ دراصل یہاں کچھ اور مراد ہے۔ اللہ تعالیٰ دراصل انسان کی توجہ ایک روحانی عالم کی طرف مبذول کروانا چاہتا ہے اور فطرت کا ذکر بطور نمونہ بیان کیا گیا ہے۔ جس کے مطالعہ سے ہم مخفی روحانی عالم کا اندازہ کر سکتے ہیں۔ جو آیت میں نے ابھی تلاوت کی ہے وہ اس بات کی جو میں نے ابھی کہی ہے ایک مثال ہے۔

بظاہر قرآن مجید میں آسمان کا ذکر کیا گیا ہے۔ سب سے نچلے آسمان کا جس میں ایسے چراغ جڑے ہوئے ہیں جن کا مقصد شیطان کو بھگانا ہے۔ جو آیت میں نے آپ کے سامنے ابھی تلاوت کی ہے اس میں انہی الفاظ میں یہ بات بیان کی گئی ہے۔ (-) ہم نے نچلے آسمان کو چراغوں سے مزین کیا ہے۔ اس کا مقصد کیا ہے؟ (-) ہم نے انہیں شیطانوں کو بھگانے کے لئے بنایا ہے۔ (-) اور ہم نے سخت جلانے والی آگ ان کے لئے تیار کی ہے۔

اب بظاہر قرآن کریم کا یہ مطلب نہیں ہے۔ کیونکہ یہ آیت اس دنیا سے متعلق نہیں ہے جو ہم دیکھتے ہیں۔ بلکہ اس سے مذہبی دنیا اور مذہبی عوامل مراد ہیں جو ہم سے مخفی ہیں۔ کیونکہ ہم ظاہراً کوئی شیطان نہیں دیکھتے جنہیں شہاب ثاقب بھگا رہے ہوں اور نہ ہی ہمیں ایسے چراغ نظر آتے ہیں جو آسمان پر آویزاں ہوں۔ چنانچہ ان لوگوں کے لئے جو قرآن کریم کا انداز سمجھتے ہیں واضح ہے کہ یہاں ذکر ایک بالکل مختلف بات کا ہو رہا ہے۔

جب ہم یہ کہتے ہیں تو بعض غیر ......اس پر اعتراض کرتے ہیں۔ وہ یہ الزام لگا سکتے ہیں کہ تم اپنے الفاظ قرآن کریم کے منہ میں ڈال رہے ہو کیونکہ اب دنیا سائنس کے میدان میں بہت ترقی کر گئی ہے اور نوجوان یہ سمجھتے ہیں کہ قرآن کریم کے الفاظ زمانی طور پر بہت پیچھے رہ گئے ہیں اور قوانین قدرت کو غلط انداز میں بیان کرتے ہیں۔ چنانچہ قرآن کریم پر اس قسم کے الزامات کا جواب دینے کے لئے تم مختلف قسم کے بہانے تراشتے ہو اور ہمیں یہ بتاتے ہو کہ سب مخفی سلسلے ہیں۔ یہ محض روحانی امور ہیں۔ مذہبی باتیں ہیں اور ان قوانین قدرت کا ذکر نہیں جو ہم دیکھتے ہیں۔

اس سوال اور الزام کا کیا جواب ہے؟ یہ ایک بھاری اعتراض ہے اور (-) کا دفاع عقل سے کرنا چاہئے نہ کہ اپنے اعتقاد اور تصورات کی بنیاد پر۔ جو لوگ قرآن کریم کا اندازِ بیان سمجھتے ہیں وہ یہ بات بھی سمجھتے ہیں کہ قرآن کریم کے دفاع کے لئے باہر سے کسی مدد کی ضرورت نہیں۔ قرآن اپنی اقدار کی خود حفاظت کر سکتا ہے اور باہر سے کسی مدد کا محتاج نہیں۔

بعض قرآنی آیات دوسری قرآنی آیات کی تفسیر کرتی ہیں اور ان کے معانی واضح کر دیتی ہیں۔ چنانچہ جب ہم واضح طور پر یہ کہتے ہیں کہ ان آیات کا تعلق مذہبی امور سے ہے اور دنیا کے ظاہری قوانین سے نہیں تو ہمیں قرآن کریم سے اس بات کا ثبوت ملنا چاہئے تاکہ جب انسان کی توجہ ان دوسری آیات کی طرف مبذول کروائی جائے تو اس قسم کا اعتراض ختم ہو جائے۔

وہ دوسری آیت جس کی طرف میں آپ کی توجہ مبذول کرانا چاہتا ہوں۔ وہ اس سورۃ کے چند سورتوں بعد سورۃ جن کی ہے۔ قرآن کریم اس آیت میں فرماتا ہے۔ (-) (الجن: 10,9) قرآن نے یہ آیت لفظ جنات کے تعلق میں بیان کی ہے اور لفظ جنّ ایک وسیع لفظ ہے اس کی توضیح کیسے کی جائے؟ کیا قرآن کریم کی اس سے مراد ایک بہت ہی عجیب و غریب اور خاص قسم کی مخلوق سے ہے جو انسانی آنکھ کے لئے غیر مرئی ہے اور جسے انسانی معاملات پر کبھی کبھار قدرت حاصل ہو جاتی ہے؟ یا اس سے کچھ اور مراد ہے مگر میں اس سوال کو فی الحال چھوڑتا ہوں کیونکہ اس سے ہم ایک اور سمت میں چل پڑیں گے۔ میں خود کو اس پہلی آیت کے معانی تک ہی محدود رکھوں گا جو اس دوسری آیت سے ظاہر ہوتے ہیں۔ اس دوسری آیت میں اللہ تعالیٰ ہمیں بتاتا ہے کہ آنحضور ﷺ کی بعثت کے بعد جنوں کے ایک وفد نے آپؐ سے ملاقات کی اور انہوں نے آپؐ کو قبول کر کے حضور ﷺ کے ہاتھ پر بیعت کی اور جب وہ واپس گئے تو آپس میں گفتگو کرنے لگے اور یہی وہ گفتگو ہے جس کا یہاں حوالہ دیا گیا ہے۔ انہوں نے جب وہ واپس گئے تو کہا کہ (-) اور یقیناً ہم نے آسمان کو ٹٹولا تو اسے کڑے محافظوں اور شہاب ثاقب سے بھرا ہوا پایا۔ اور یقیناً ہم سننے کی خاطر اس کی رصد گاہوں پر بیٹھے رہتے تھے۔ پس اب جو سننے کی کوشش کرتا ہے وہ ایک لپکتے ہوئے ستارے کو اپنی گھات میں پاتا ہے۔

کیا وجہ ہوئی کہ فطرت کا نقشہ بظاہر مکمل طور پر بدل گیا۔ صرف ایک تبدیلی جو آئی وہ آنحضور ﷺ کی بعثت تھی۔ جبکہ قوانین قدرت میں کچھ نہیں بدلا، ان میں کوئی بھی تبدیلی مشاہدہ میں نہیں آئی۔ آسمان ویسا ہی ہے جیسا کہ وہ تھا۔ میرا مطلب ظاہری آسمان سے ہے۔ آسمان اور ستاروں کی چال ویسی ہی رہی۔ مگر آنحضور ﷺ کی بعثت کے بعد ایک انقلاب ضرور آیا اور ایک نیا نظام جاری ہوا۔ چنانچہ یہ واضح طور پر بتاتا ہے کہ نہ اس آیت میں اور نہ گزشتہ آیت میں ظاہری قوانین قدرت کا ذکر ہے۔ اس سے دراصل مراد یہ ہے کہ جب انبیاء مبعوث ہوتے ہیں تو وہ ایک نیا آسمان تیار کرتے ہیں اور یہ آسمان اس سے مختلف ہوتا ہے جس سے پہلے لوگ واقف تھے۔ انبیاء کی بعثت سے قبل دنیا دار لوگ مذہبی اقدار پر اعتراض کرنے کے لئے آزاد ہوتے ہیں۔ بلکہ وہ خدا تعالیٰ پر بھی اعتراض کر دیتے ہیں۔ ان کے ٹیڑھے دماغ پہلے خود شکوک وشبہات کا شکار ہوتے ہیں اور پھر وہ شکوک کے یہ بیج دوسرے لوگوں کے ذہنوں میں بونے لگتے ہیں اور یہ سلسلہ بلا روک ٹوک جاری رہتا ہے کیونکہ اس وقت تک وہ آسمان تیار نہیں ہوا ہوتا جس کا ذکر قرآن کریم میں سب سے نچلے آسمان کے رنگ میں کیا گیا ہے اور ان ستاروں نے ابھی جنم نہیں لیا ہوتا جو مذہبی اقدار کے نگہبان ہوں۔ یہ آسمان حضرت مسیح موعود کے الفاظ میں ”نیا آسمان“ اور ”نئی زمین“ کے نام سے یاد کیا گیا ہے۔

نئے آسمان سے مراد وہ آسمان ہے جو اس آیت میں مذکور ہے اور یہ انبیاء کی بعثت سے پہلے تیار نہیں ہو سکتا جیسا کہ سورۃ جنّ نے اس کو واضح طور پر بیان کر دیا ہے۔ چنانچہ حضرت محمد ﷺ تشریف لائے اور آپؐ کے ساتھ ایک نئے آسمان نے جنم لیا۔ پھر ستارے کون ہیں؟ وہی ہیں جن کے بارہ میں آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ (-) (مشکوٰۃ المصابیح کتاب المناقب باب مناقب الصحابہؓ) میرے صحابہؓ ستاروں کی مانند ہیں۔ جس کی بھی متابعت تم اختیار کرو گے ہدایت پا جاؤ گے۔ چنانچہ یہ نیا آسمان ہے جو تیار کیا گیا اور اس نئے آسمان کی طرف قرآن کریم کہیں کہیں اشارہ فرماتا ہے۔

اب اس آسمان کی خوبیاں کیا ہیں؟ اس نئے آسمان کی خوبیاں جو یہاں بیان ہوئی ہیں یہ ہیں کہ اس کے ستارے مذہبی اقدار اور خدا تعالیٰ سے تعلق رکھنے والی ہر چیز کے نگہبان ہیں۔ نیا آسمان بننے کے بعد لوگوں کو اجازت نہیں کہ وہ مذہبی اقدار پر پہلے کی طرح حملہ آور ہو سکیں۔ اب ان کا مقابلہ ایسے مضبوط پہریداروں سے ہے جو ان کا تعاقب کرتے ہیں اور انہیں بھگا کر راہِ فرار اختیار کرنے پر مجبور کر دیتے ہیں اور اگر وہ فرار اختیار نہ کریں تو مکمل طور پر تباہ ہو جاتے ہیں کیونکہ اس آسمان کی حفاظت کا نظام اس قدر مضبوط ہے کہ دنیا دار لوگ اس کا مقابلہ کر ہی نہیں سکتے۔ یہی بات ہے جو قرآن کریم میں مذکور ہے اور اسی کی طرف میں آپ کی توجہ مبذول کروانا چاہتا ہوں۔

حضرت محمد ﷺ تشریف لائے اور ایک نیا آسمان تیار فرمایا۔ تاریخ اسلام کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کے بعد بہت لمبے عرصہ تک عظیم الشان علماء پیدا ہوتے رہے۔ آنحضور ﷺ کے صحابہؓ کے اس فانی دنیا سے رخصت ہونے کے بعد بھی ایسے لوگ تھے جو ان کے نقش قدم پر چلتے رہے اور اسلام کی اقدار کی پُر زور حفاظت کرتے رہے۔ نتیجۃً وہ دشمن کو مرعوب کرتے رہے اور ایک وقت ایسا آیا کہ لوگوں کو ان اقدار پر حملہ آور ہونے کی جرأت ہی نہ ہوتی تھی کیونکہ اس کے بیشمار نگہبان تھے۔

بدقسمتی سے کچھ عرصہ کے بعد جیسا کہ قرآن کریم نے پیشگوئی فرمائی تھی اس آسمان میں تبدیلیاں آنے لگیں۔ ستارے اپنے مقام سے ہل گئے اور تاریکی نے آہستہ آہستہ روشنی کی جگہ لے لی۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ جیسا کہ حضرت محمد ﷺ نے فرمایا تھا، بالآخر ایک تاریک رات چھا گئی اور صدیوں پر محیط ہو گئی۔ آسمان سے اس بدقسمت تاریک دور میں بہت کم روشنی نظر آتی تھی۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضرت مسیح موعود مبعوث ہوئے۔ انہیں اللہ تعالیٰ نے خود تیار کیا اور (-) کے لئے ایک نئے آسمان نے جنم لیا، نئے ستارے طلوع

ہوئے اور (-) اقدار کے دفاع کے لئے نیا نظام جاری ہوا جس نے فوراً ہی کام شروع کر دیا۔ مگر حضرت مسیح موعود نے ستاروں کے جنم لینے کا انتظار نہیں کیا۔ وہ سب سے پہلے خود آگے بڑھے......

انبیاء درحقیقت سورج یا چاند کی طرح ہوتے ہیں جن کے گرد ان کی روشنی کے نتیجہ میں نیا آسمان جنم لیتا ہے اور اس طریق کا مشاہدہ ہم نے حضرت مسیح موعود کے زمانہ میں دوبارہ کیا۔ مگر بہت سا وقت گزر گیا ہے اور دنیا کے پلوں کے نیچے سے بہت سا پانی نکل گیا ہے۔ لوگ تبدیل ہو چکے ہیں۔ اسی طرح احمدی بھی بدقسمتی سے اس رویہ کے حامل نہیں رہے جو حضرت مسیح موعود کے زمانہ میں تھا۔ اور کئی پہلوؤں سے وہ معیار سے نیچے گر گئے ہیں اور یہ وہ پہلو ہے جس کے بارہ میں مَیں بہت دکھ سے اقرار کرتا ہوں کہ وہ معیار سے بہت نیچے جا پڑے ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ دشمنانِ (-) ایک اور طرف سے حملہ آور ہو رہے ہیں۔ انہوں نے (-) پر ایک اور رنگ میں حملہ کیا ہے اور اب ان کا مقابلہ مختلف قسم کے نگہبانوں سے ہے مگر (-) کے بارہ میں شکوک و شبہات پیدا کرنے کا ان کا مقصد وہی ہے جو قبل ازیں تھا۔ انتقامی رویہ اور دشمنی کا دستور وہی پرانا ہے صرف انداز نسبتاً تبدیل ہوا ہے۔ مگر ساری دنیا کے احمدی اگر تمام نہیں تو اکثر اس طریق کی طرف توجہ نہیں دے رہے۔ وہ شعوری طور پر (-) اقدار کی اس طرح حفاظت نہیں کر رہے جیسی ان کو کرنی چاہئے۔ میں یہاں اس تبدیلی کی بات کر رہا ہوں جو صرف احمدیوں میں ہی نہیں بلکہ باہر کی دنیا میں بھی پیدا ہو رہی ہے۔ میں اس بات کی مزید وضاحت کرنا چاہتا ہوں تا کہ آپ میری بات سمجھ جائیں۔

میری مراد یہ ہے کہ (-) دشمنی اسی طرح سے ہے، اس کا انداز تبدیل ہو گیا ہے اور وہی دشمن نئے ہتھیاروں سے حملہ آور ہو رہا ہے۔ ان کی پالیسی بظاہر ذرا سی تبدیل ضرور ہوئی ہے مگر اصلیت تبدیل نہیں ہوئی۔ پالیسی میں بظاہر نرمی پیدا ہوئی ہے۔ دشمن بظاہر اتنے دشمن نہیں رہے اور بعض اوقات وہ دوستی کی آڑ میں گفتگو کرتے ہیں۔ یہ مستشرقین کی وہ نئی نسل ہے جو اب ابھر رہی ہے۔ مگر میرا گہرا مشاہدہ ہے کہ سوائے دھوکہ اور فریب دہی کے کچھ بھی نہیں بدلا۔ وہی لوگ اسی شدت سے ...... پر حملہ آور ہو رہے ہیں۔ صرف زبان نرم ہوئی ہے اور طریق کار بدلا ہے اور نام بدل دیا گیا ہے۔ ماضی میں جسے زہر کہا جاتا تھا اب دوا کہا جاتا ہے اور اس کے علاوہ کوئی تبدیلی نہیں آئی۔......

وہ انسانی اقدار میں کمزوریاں تلاش کرتے ہیں۔ اس طرح دیگر شعبوں میں بھی کمزوریاں تلاش کرتے ہیں۔ اور تضادات اور تبدیلیوں اور بہت سے دوسرے پہلوؤں پر وہ اعتراض کرتے ہیں۔ اس سے ان کا مقصد عام قاری پر یہ ثابت کرنا ہوتا ہے کہ یہ کتاب آنحضور ﷺ کی ہی تصنیف ہے اور ...... بعض اوقات وہ آنحضور ﷺ کی مدح بھی کرتے ہیں۔ مگر ان شعبوں میں جن کا مذہب سے کوئی تعلق نہیں وہ آپؐ کی بطور انسان تعریف کرتے ہیں۔ یا وہ آپؐ کی بعض عظیم الشان خوبیوں اور لیڈرشپ کی تعریف کرتے ہیں۔ مگر یہ سب فریب ہے۔ وہ...... کے پکے دشمن ہیں مگر اپنی زبان اور رویہ میں تبدیلی پیدا کر کے وہ لوگوں کو پہلے سے زیادہ دھوکہ دے رہے ہیں۔

مجھے حال ہی میں اس بات کے معلوم ہونے پر شدید دھکا لگا کہ بہت سے عرب طلبہ برطانوی یونیورسٹیوں میں اسلام کے مطالعہ کے لیے آتے ہیں۔ تا کہ وہ ان نام نہاد مستشرقین سے اسلام سیکھیں۔ صرف ایک یونیورسٹی میں ہی اسلام کا مطالعہ کرنے والے پچاس سے زائد عرب طلبہ موجود ہیں۔ اور جو کچھ بھی انہیں وہاں پڑھایا جاتا ہے وہ اسے امرت سمجھ کر پیتے ہیں۔ وہ اسے یہ جانے بوجھے بغیر نگل جاتے ہیں کہ یہ وہی زہر ہے جو پہلے بھی استعمال ہوتا تھا مگر اس کا لیبل بدل گیا ہے۔

چنانچہ صورتحال بہتر ہونے کی بجائے خراب ہوئی ہے۔ مگر میرا مشاہدہ ہے کہ بہت کم لوگ اس بات سے واقف ہیں کہ کیا ہو رہا ہے اور ان کے عزائم کیا ہیں؟ چنانچہ اسی وجہ سے میں نے آج اس مضمون کو چنا ہے۔ **میں ساری دنیا کے تمام احمدیوں سے واضح طور پر چاہتا ہوں کہ وہ اس آیت میں مذکور ستاروں کا کردار ادا کریں۔** آپ ہی اس نئے آسمان کے ستارے ہیں جو حضرت مسیح موعود نے تیار کیا تھا۔ آپ ہی پر (-) کے دفاع کی بنیاد ہے۔ اگر آپ سوتے رہے تو آپ اللہ تعالیٰ کے حضور جوابدہ ہوں گے۔ اگر آپ نے (-) کا دفاع نہ کیا تو کون ہے جو آپ کی جگہ (-) کا دفاع کرے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے یہ ذمہ داری ہمارے سپرد کی ہے۔ اس نے ہمیں اسی مقصد کے لئے چنا ہے۔ چنانچہ اگر ہم یہ ذمہ داری ادا نہ کر سکے تو کوئی بھی ہمارے لئے آگے بڑھ کر یہ بوجھ نہیں اٹھائے گا۔ اور باقیوں میں تو اسے اٹھانے کی طاقت ہی نہیں ہے۔ کیونکہ وہ (-) اقدار کو اس طرح نہیں سمجھتے جس طرح آپ سمجھتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود نے آپ کو قرآن کریم کے مطالعہ کے ذریعہ نئے راستوں سے واقف ہونے کے راز سکھائے ہیں۔ حضرت مسیح موعود نے آپ کو وہ اشارے سمجھائے ہیں جن کے ذریعہ آپ قرآن کریم کو باقی دنیا کی نسبت بآسانی سمجھ سکتے ہیں۔ چنانچہ اگر آپ نے قرآنی اقدار کی حفاظت نہ کی تو پھر کوئی اور یہ کام کر ہی نہیں سکتا۔ یہ میں آپ پر واضح کر دینا چاہتا ہوں اور اس وقت یہی کچھ ہو رہا ہے۔

بہت سی کتب (-) کی تعلیمات اور ...... کو بگاڑنے کے لئے مارکیٹ میں دستیاب ہیں۔ اور جن ممالک میں یہ طبع ہو رہی ہیں وہاں کے احمدیوں نے ان کا نوٹس ہی نہیں لیا۔ مثلاً یہاں انگلستان میں مَیں نے بعض ایسی کتب دیکھی ہیں جن کا ہمارے لٹریچر میں ذکر تک نہیں۔ مگر وہ شدید زہر آلود ہیں۔ اور نئی نسل کی اسی طرح پرورش کی جا رہی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ پالیسی میں جس تبدیلی کا میں نے ابھی ذکر کیا ہے یہ بعض سیاسی تبدیلیوں کے نتیجہ میں پیدا ہوئی ہے۔ کیونکہ عرب ممالک میں تیل کی موجودگی اور عرب ممالک میں دولت کی ریل پیل کی وجہ سے اب مستشرقین اپنی پالیسی تبدیل کر رہے ہیں۔......

آپ میں سے جو دوست پڑھے لکھے ہیں اور جو اچھی انگریزی جانتے ہیں اور جو اگر پوری طرح نہیں تو کچھ نہ کچھ قرآنی اقدار اور احمدیت کی اقدار سے واقف ہیں، انہیں یہ کتابیں پڑھ کر بتانا چاہئے کہ ان میں (-) کے خلاف کیا کہا جا رہا ہے۔ انہیں فہرستیں مرتب کرنی چاہئیں۔ اس کا ایک نتیجہ یہ ہونا چاہئے کہ اگر وہ اس کا جواب دینے کی صلاحیت رکھتے ہوں تو خود اس کا جواب دیں۔ مگر یہ کام تمام کا تمام خود ہی نہ کرتے رہیں۔ میرے ذہن میں اس کام کے کرنے کے لئے ایک واضح لائحہ عمل ہے۔ سب سے پہلے تو انہیں غلط بات کی شناخت کرنی چاہئے۔ ان تمام چیزوں کی فہرست تیار کریں۔ پھر اس کا جائزہ لیں اور پھر ان کتب میں جو حوالہ جات درج ہیں ان کی بنیاد تک پہنچ کر اپنی بہترین صلاحیتوں کو صرف کرتے ہوئے جواب تیار کریں۔ مگر اسے صرف یہیں تک نہ چھوڑیں کیونکہ یہ عین ممکن ہے کہ وہ مؤثر طور پر (-) اقدار کی حفاظت نہ کر سکیں۔ کیونکہ اس سارے قصے میں بہت سی چالاکیاں کی جاتی ہیں۔ مختلف پہلوؤں سے بہت سی تحقیق کے بعد ہی درست جواب دیا جا سکتا ہے۔ چنانچہ یہ تمام چیزیں، ایسی تمام کتب مرکز کو بھجوانی چاہئیں جہاں ہم انشاء اللہ ایک شعبہ قائم کریں گے جو دشمنان (-) کی ایسی تمام کوششیں اکٹھی کرے گا اور پھر ہم اسے سنبھال کر ان تمام پہلوؤں پر تحقیقات کریں گے جن کا حوالہ دیا گیا ہے۔ اس ڈیٹا کے اکٹھے ہونے کے نتیجہ میں انشاء اللہ ہم اس قابل ہوں گے کہ دشمن کے آخری مورچے تک اس کا تعاقب کریں اور یہ فوری اور بہت اہمیت کا کام ہے۔

یہ کس طرح ہو سکتا ہے؟ میرے ذہن میں اس کے لئے ایک اور منصوبہ ہے جو ابھی میں نے تیار کیا ہے۔ اگر ہم اسے لوگوں پر محض اتفاقاً چھوڑ دیں تو بعض مصنفین پر نظر نہیں جائے گی اور بعض پر ہم خواہ مخواہ زیادہ قوت خرچ کر رہے ہوں گے۔ چنانچہ میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ جن جن ممالک میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے باقاعدہ جماعتیں قائم ہیں، وہاں کی مقامی انتظامیہ کو، تمام احمدیوں کو اس حقیقت کی طرف متوجہ کرنا چاہئے۔ اور وہ اپنے مشنری انچارج کو تحریراً بتائیں کہ وہ کس مصنف کا مطالعہ کریں گے۔ چنانچہ ایسے گروپس تیار ہوں۔ مثلاً پانچ یا دس احمدی علماء منٹگمری واٹ کا مطالعہ کریں۔ اس کی تمام کتب کا مطالعہ کیا جائے ان پر غور کیا جائے کہ کہاں وہ ہمارے عقائد کے خلاف گیا ہے اور کہاں اس نے جان بوجھ کر یا لاعلمی میں (-) پر اعتراض کیا ہے۔ اسی طرح اس نے جن کتب کا حوالہ دیا ہے وہ بھی اس گروپ کے زیر مطالعہ ہوں اور یہ بات نوٹ کی جائے کہ یہ حوالہ جات اس نے درست طور پر دیئے ہیں یا غلط اور پھر اس کے جو بھی نتائج نکلیں ان سے مرکز کو مطلع کیا جائے۔ وہاں ہم مزید تحقیق کر کے فیصلہ کریں گے کہ ان الزامات کا بہترین طور پر جواب کیسے دیا جا سکتا ہے۔

اس کا نتیجہ یہ ہو گا کہ انشاء اللہ تعالیٰ (-) کے دفاع میں مستقبل قریب میں نیا لٹریچر تیار ہو جائیگا اور اس آیت میں نئے آسمان کی تخلیق سے یہی مراد ہے۔

......حضرت مسیح موعود نے اسی طریق پر تیار کیا ہے۔ اب صرف یہ کمزور ہو رہا ہے۔ اسی لئے ہمیں اس نظام کو مضبوط کرنا پڑے گا۔ کوئی نئی تجویز پیش نہیں کی جا رہی۔ کسی نئی چیز کا اضافہ نہیں کیا جا رہا۔ چنانچہ بالآخر یہ ہو گا کہ جب وہ ہمیں تمام اطلاعات مہیا کریں گے تو مشنری انچارج جائزہ لیں گے کہ کہیں یہ تو نہیں کہ کوئی پہلو بالکل تشنہ رہ جائے اور کہیں بہت زیادہ توجہ ہو جائے اور پھر وہ اس میں ایک توازن قائم کریں گے۔ نتیجۃً ہم مرکز میں اندازہ کر سکیں گے کہ ساری دنیا میں جو بھی (-) کے خلاف کچھ لکھتا ہے احمدی اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس کا تعاقب کر رہے ہیں اور ہر اعتراض کا جواب دیا جا رہا ہے۔ اس کی نگرانی مرکز کی ذمہ داری ہے۔ چنانچہ انشاء اللہ ہم (-) کو خطرے کی حالت میں نہیں رہنے دیں گے۔ جب تک ہم زندہ ہیں یہ ناممکن ہے۔ مگر جیسا کہ میرا تکلیف دہ مشاہدہ ہے کہ میں نے بعض کتب کا مطالعہ کیا جن میں ...... بے ہودہ حملے کئے گئے تھے۔ اس سے سخت تکلیف پہنچتی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اس سے ہمارا جگر چھلنی ہو جاتا ہے اور پھر ظلم کی بات یہ ہے کہ زبان ایسی استعمال کی جا رہی ہے جیسے کوئی دوست گفتگو کر رہا ہے نہ کہ دشمن۔ اور (-) دنیا میں ان نام نہاد دوستوں کو بڑی پذیرائی ملتی ہے۔

پھر ایک عجیب بات یہ ہے کہ یہ احمدیت کا ذکر ہی نہیں کرتے۔ جہاں بھی انہوں نے (-) پر اعتراض کیا ہے اور وہ سکالرز ہیں اور یقیناً انہوں نے احمدیہ لٹریچر کا مطالعہ کیا ہوا ہے۔ بعض کے بارہ میں تو مجھے یقین ہے اور انہیں یہ بھی علم ہے کہ اس پہلو سے جماعت احمدیہ نے شاندار رنگ میں (-) کا دفاع کیا تھا۔ مگر وہ اس بارہ میں جماعت کا نام اور جماعت کے عقائد کا ذکر ہی بھول جاتے ہیں۔ اس طرح وہ ایک ہی وقت میں دو مقاصد حاصل کر لیتے ہیں۔ ایک یہ کہ ان کتب کا حوالہ دیے بغیر جن میں کسی عالم دین نے اس بات کا دفاع کیا ہو (-) پر اعتراض کئے چلے جاتے ہیں۔ اور دوسرے وہ غیر از جماعت دنیا کو خوش رکھتے ہیں اور اس طرح وہ (-) کے وفادار ثابت ہو جاتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ دیکھو جماعت احمدیہ کوئی چیز نہیں۔ اس کی حیثیت نہ ہونے کے برابر ہے۔ انہوں نے (-) کے دفاع کے بارہ میں جو کچھ بھی کہا ہے وہ بے معنی ہے سب مذاق ہے اور ہم ان کا ذکر بھی نہیں کرنا چاہتے۔ جو بڑے بڑے علماء ہیں۔ وہ اتنی معمولی حیثیت کے مالک ہیں کہ عظیم مستشرقین

کی عالی شان کتب میں ان کا ذکر بھی نہیں ہونا چاہئے۔......

مگر ہم انہیں چھوڑیں گے نہیں ۔ انشاء اللہ ۔ جیسا کہ قرآن کریم ہماری راہ نمائی فرماتا ہے کہ جب نیا آسمان تخلیق ہوتا ہے ایک نیا انقلاب رونما ہوتا ہے اور اس آیت میں اسی انقلاب کا ذکر ہے۔(-)

عجیب بات ہوئی ہے کہ ایک نیا آسمان تخلیق ہوگیا ہے ۔ ماضی میں ہم اس پر اپنی مرضی سے حملہ آور ہو جاتے تھے۔مگراب ہم اس آسمان پرحملہ آور ہوتے ہیں تو ہمیں بڑے مضبوط نگہبانوں سے واسطہ پڑتا ہے ۔ جو ہمارا تعاقب کرتے ہیں اور ہمیں سخت سزا دیتے ہیں۔ بہت سخت سزا جس کی وجہ سے آگ ہمارا تعاقب کرتی ہے اور ہمیں من مرضی کرنے کی اجازت نہیں دیتی۔اس آیت کا یہ مطلب ہے اور جب تک ہم اس عظیم الشان مقصد کو حاصل نہ کرلیں گے جس مقصد کے لئے احمدیت اللہ تعالیٰ کے فضل سے وجود میں آئی ہے کہ (-) اقدار کی حفاظت کی جائے ،ہم آرام سے نہیں بیٹھیں گے۔

چنانچہ مجھے امید ہے کہ انشاء اللہ جلد ہی یہ نظام کام شروع کردے گا۔اس کا آغاز انگلستان سے ہوگا۔ میں جانے سے پہلے ان لوگوں کے نام جاننا چاہوں گا جو اس کام کے لئے خود کو وقف کر سکتے ہوں ۔ یہ جس پیشے سے بھی متعلق ہوں اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا ۔ انہیں انگریزی اچھی طرح آنی چاہئے ۔انہیں (-) کے بارہ میں کچھ نہ کچھ علم ہو۔ یہ نہ ہو کہ وہ قرآن کریم اور حضرت مسیح موعود سے بالکل ناواقف ہوں اور وہ دفاع (-) کی یہ ذمہ داری اٹھائیں یہ نہیں ہوسکتا۔میری مراد ان سے ہے جو کم از کم (-) کا کچھ علم رکھتے ہوں اور جنہوں نے حضرت مسیح موعود کی کتب کا کسی نہ کسی حد تک مطالعہ کیا ہوا ہے اور وہ (-) اقدار کے دفاع کی کچھ نہ کچھ طاقت رکھتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود نے یہ بات سب پر واضح کر دی ہے۔ کہ اگر تم میری کتب کا مطالعہ نہیں کروگے۔ اگر تم (-) کے بارہ میں تیار کردہ نئے لٹریچر کا مطالعہ نہیں کرو گے ۔ اور اگر تم دوسروں کی کتب پڑھتے رہے تو تم ان سے غلط طور پر متاثر ہو جاؤ گے ۔ تمہارے دفاع کا ایک ہی طریق ہے کہ پہلے خود کو قرآن کریم کی تعلیمات اور روایات کے مطابق ڈھالو جیسا کہ میں ابھی کہہ چکا ہوں ۔جب میری نظر سے آپ (-) کی تعلیمات کا اتنا خوبصورت مشاہدہ کریں گے تو کوئی بھی شخص جو (-) کو بگاڑنا چاہتا ہے اس میں کامیاب نہیں ہو سکے گا۔ جہاں تک آپ لوگوں کی بات ہے کیونکہ آپ نے (-) کا مشاہدہ میری نظر سے کیا ہوگا۔ (-) کی تمام تر خوبصورتی آپ پر اسی طرح واضح ہو جائے گی جیسا کہ مجھ پر ہوئی ہے۔اس کے بعد غلط فہمی کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

چنانچہ احمدیوں کے لئے بہت اہم بنیادی بات یہ ہے کہ سب سے پہلے وہ خود کو اس بات کے لئے تیار کریں ۔ وہ سب سے پہلے خود کو (-) کی درست تعلیمات کے حوالہ سے ڈھالیں۔ایک دفعہ وہ یہ حاصل کرلیں اور پھر (-) کا مطالعہ کریں تو ان کو کوئی گزند نہیں پہنچ سکتا ۔ پھر یہ ناممکن ہوگا کہ وہ خود کو شکست خوردہ سمجھیں یا دشمن سے خود کو خطرہ میں خیال کریں۔

رہے وہ کمزور لوگ جنہوں نے ابھی تک یہ کام نہیں کیا،سو میں نے احمدیوں میں دیکھا ہے کہ جو احمدیت کا لٹریچر پڑھنے سے قبل دشمن کے لٹریچر کا مطالعہ کرتے ہیں انہیں میں نے بالآخر حقیقت سے دور جاتے ہی دیکھا ہے۔ جب میں گورنمنٹ کالج لاہور میں پڑھا کرتا تھا تو کالج کے بہت سے طلباء، بہت سے تو نہیں مگر چند ایک غیر......کی لکھی ہوئی تاریخ اسلام کا مطالعہ کرکے بالکل غلط طور پر اس سے متاثر ہو جاتے تھے اور وہ اس زہر کا شکار ہو جاتے تھے۔ چنانچہ مجھے ان سے گفتگو کرنے کے لئے بہت محنت کرنی پڑتی تھی اور روشنی کی طرف لانا پڑتا تھا۔ بالآخر اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہ بچ گئے ۔مگر یہ ہو سکتا ہے اور ہوتا رہا ہے۔اس ملک میں آپ کو اس بات کی حفاظت کرنی ہے ۔ چنانچہ ایک نظام بنانا پڑے گا۔ امام صاحب کے پاس اس کا ریکارڈ ہو اور ہم عام طریق سے اسے چلائیں ۔ہمیں سائنسی طریق کار اختیار کرنا ہے اور جب یہ خطبہ باقی دنیا کے احمدیوں تک پہنچے تو انہیں بھی اس طریق پر عمل کرنا چاہئے۔

مجھے اس بارہ میں اتنا جوش ہے کہ اصل میں مَیں اسے ابھی اور یہاں سے ہی شروع کر دینا چاہتا ہوں ۔مگر یہ ممکن نہیں ۔اس میں کچھ وقت لگے گا۔مگر انشاء اللہ ایک سال کے عرصہ میں ہی ہم اس نئے آسمانی نظام کو دنیا میں کام کرتا دیکھ لیں گے۔اور ساری دنیا کو محسوس ہو جائے گا کہ کوئی تبدیلی رونما ہوئی ہے ۔ اور وہ ان الفاظ میں اپنی شکست تسلیم کرلیں گے۔(-) اللہ تعالیٰ ہمیں مواقع اور ہمت عطا فرمائے کہ ہم اس عظیم مقصد کو اس صورت میں حاصل کرنے والے ہوں جیسا کہ وہ چاہتا ہے۔

نماز کے بعد حضور نے فرمایا:-

دراصل یہ آنحضور ﷺ کی سنت ہے کہ حج کے دن سے ایک روز قبل نماز عصر کے بعد سے آپ اللّٰہ اکبر اللّٰہ اکبر لا الٰہ الا اللّٰہ واللّٰہ اکبر اللّٰہ اکبر ولِلّٰہ الحمد کی تسبیحات اونچی آواز میں پڑھا کرتے تھے اور اگلے اڑھائی یوم آپ ہر نماز کے بعد اسی طرح کیا کرتے تھے۔ چنانچہ یہ تیسرا دن ہے جس میں ہم عصر تک یہ دہرائیں گے ۔ اس لیے ہر آنے والی نسل کو یہ باتیں بتانا چاہئیں ۔ آنحضور ﷺ کی تمام احادیث نسلاً بعد نسلٍ آگے پہنچتی رہنی چاہئیں۔ مگر یہاں انگلستان میں بدقسمتی سے میں نے دیکھا ہے کہ ہماری نئی نسل ان سے واقف نہیں۔اور جب میں نے یہ تکبیرات پڑھنا شروع کیں تو کسی نے میری اقتدا میں یہ نہیں پڑھیں ۔حتیٰ کہ وہ بچے جو نوجوانی کی عمر کو پہنچ چکے ہیں انہیں پتہ ہی نہیں چلا کہ میں کیا کہہ رہا ہوں۔ چنانچہ یہ چیزیں سکول کی تعلیم کی طرح بتانا چاہئیں۔(-)

اس سے مجھے یہ یاد آیا کہ کسی نے آج صبح میری توجہ اس طرف مبذول کروائی کہ میں (بیت الذکر) کے آداب کے بارہ میں بھی کچھ کہوں ۔ جو لوگ نماز کے لئے (بیت الذکر) آتے ہیں ان کے بارہ میں میرے ایک بہت معزز دوست نے بتایا کہ آہستہ آہستہ لوگ (بیت الذکر) کے تقدس سے ناواقف ہوتے جا رہے ہیں اور ایسی حرکتیں ظاہر ہو جاتی ہیں۔ (بیت الذکر) میں یہ لوگ دنیوی باتیں اونچی آواز میں شروع کر دیتے ہیں۔ جبکہ بعض لوگ نماز پڑھ رہے ہوتے ہیں ۔انہیں کوئی احساس ہی نہیں ہوتا کہ اللہ تعالیٰ کا گھر اللہ تعالیٰ کی عبادت کے لئے ہے اور کسی کام کے لئے نہیں ۔(-)

یہ قرآن کریم کی آیت ہے جس کے مطابق عبادت گاہیں صرف عبادت کے لئے ہی ہیں۔آپ کو (-) میں اپنے ذاتی مسائل پر گفتگو نہیں کرنی چاہئے۔صرف مذہبی گفتگو ہوسکتی ہے اور وہ بھی نماز ختم ہونے کے بعد، اس وقت نہیں جب لوگ نماز پڑھ رہے ہوں ،دیگر مذہبی معاملات پر گفتگو کی اجازت ہے ۔ چنانچہ یہ وہ آداب اور ذمہ داریاں ہیں جو (-) میں پیش نظر رہنی چاہئیں۔

آپ صرف اللہ تعالیٰ کو یاد کرنے کے لئے یہاں آتے ہیں۔ اپنے دلوں میں اسے یاد کریں یا نسبتاً اونچی آواز میں۔اس کی تو اجازت ہے۔مگر یہ اجازت نہیں کہ آپ مختلف قسم کی گفتگو اور گپ شپ میں وقت گزاریں جیسے یہ آپ کے لئے ایک چوپال ہے۔ یہ چوپال نہیں یہ اللہ تعالیٰ کا گھر ہے اور یہاں اسے ہی یاد کرنا چاہئے۔ اور یہ بات اپنی نئی نسل کو بھی سمجھائیں ۔ خدا تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔آمین

(بحوالہ خطبات طاہر جلد اول ص 171)

بقیہ صفحہ 6 بیسویں صدی کی تحریکیں

قائم کی جس کا مقصد کینیا کی سرزمین کو انگریزوں سے پاک کرنا تھا۔ انگریزوں نے اس تحریک کو ختم کرنے کے لئے اس کے رہنما جوموکینیاٹا کو گرفتار کیا۔ آخرکار ماؤ ماؤ تنظیم کے رہنماء کو 1951ء میں رہائی ملی اور دسمبر 1963ء میں وہ آزاد کینیا کا پہلا وزیراعظم منتخب ہوا۔

امریکہ کے شہری حقوق

☆28 ؍اگست 1963ء کو واشنگٹن ڈی سی میں لنکن میموریل کے سامنے امریکہ کے تقریباً تین لاکھ سیاہ فام باشندے اپنے شہری حقوق کے حصول کی تحریک کے سلسلے میں اکٹھے ہوئے جس سے ان کے رہنما مارٹن لوتھر کنگ نے خطاب کیا۔ یہ اجتماع امریکہ کی تاریخ کے چند بڑے اجتماعات میں شمار ہوتا ہے۔ 2 جولائی 1964ء کو امریکہ کے صدر لنڈن بی جانسن نے شہری حقوق کے اس بل پر دستخط کردیئے۔

آزادی فلسطین

☆1964ء میں مصر کے صدر جمال عبدالناصر نے فلسطین کو آزادی دلوانے کے لئے ایک تنظیم کی بنیاد رکھی جس کا نام تنظیم آزادیٔ فلسطین رکھا گیا۔

روسی انقلاب

☆ 15 ؍اکتوبر 1964ء کو سوویت رہنما خروشچیف اپنی تعطیلات گزارنے کے لئے بحیرۂ اسود کے قریب اپنی قیام گاہ میں آرام کررہے تھے۔ ماسکو میں پولٹ بیورو کے ارکان نے ان کے خلاف ایک آئینی بغاوت برپا کرڈالی اور خروشچیف کو ان کے عہدے سے معزول کرکے برزینف کو پارٹی کا سربراہ اور الیکسی کوسچن کو ملک کا وزیراعظم مقرر کردیا۔

جنوبی افریقہ

☆14 جون 1964ء کو جنوبی افریقہ کی ایک عدالت نے حکومت کا تختہ الٹنے کی سازش تیار کرنے، بغاوت پھیلانے اور بموں کے دھماکے کرنے کے الزام میں کالعدم افریقن نیشنل کانگریس کے آرگنائزر نیلسن منڈیلا اور ان کے 8 دیگر ساتھیوں کو عمرقید کی سزا سنائی۔

جنوبی افریقہ میں دو نظام تعلیم رائج تھے۔ جن میں جدید اور سستا سفید فام کے لئے اور پرانا اور مہنگا سیاہ فام کے لئے تھا۔ 76ء میں حکومت نے سیاہ فام باشندوں کو افریقن زبان میں تعلیم دینے کا فیصلہ کیا جو کہ استحصالی ٹولے کی زبان تھی۔ اس پر بطور احتجاج سیاہ فام طلباء سڑکوں پر نکل آئے۔ لہٰذا پولیس تصادم میں 2 طلباء ہلاک ہوئے اور یہ تحریک پورے ملک میں پھیل گئی۔ بعد میں ہلاک شدگان میں اضافے کے سبب یہ تعداد 200 تک پہنچ گئی۔ بالآخر اقوام متحدہ نے نسلی امتیاز کو ایک قرارداد کے ذریعے جرم قرار دیا۔

ایران

☆جب 2 ؍اکتوبر 78ء کو امام خمینی کو عراق سے جلاوطن کیا گیا تو ایرانی عوام اشتعال میں آگئے اور 10 دسمبر 78ء کو شاہ ایران کے خلاف مظاہرہ کیا۔ جس میں تقریباً 11 لاکھ افراد تھے۔ جس پر شاہ ایران نے حزب اختلاف کے رہنما شاہ پور بختیار کو وزیراعظم مقرر کرنے کا اعلان کیا مگر یہ تحریک اس کے اقتدار کے خاتمے تک جاری رہی۔

لبنان

☆3 جون 1982ء میں بیروت میں خانہ جنگی کا آغاز ہوا۔ بیروت میں مسلمانوں اور عیسائیوں کی ملی جلی آبادی تھی۔ عیسائیوں کو اسرائیل کی حمایت حاصل تھی اور انہوں نے مسلمانوں کے علاقے پر حملہ کرکے تقریباً 800 افراد کو ہلاک کردیے جس میں مرد، عورتیں اور بچے شامل تھے۔

بیسویں صدی کی اہم سیاسی اور معاشرتی تحریکیں

بوائے سکاؤٹ

☆بوائے سکاؤٹ تحریک کا آغاز 29 جولائی 1907ء کو لارڈ بیڈن پاؤل نے برطانیہ میں براؤن سی کے مقام پر کیا۔ جس کا مقصد طلباء اور نوجوانوں میں نظم وضبط وفرائض کی بجا آوری، خدمت اور اچھے شہری کی خصوصیات پیدا کرنا تھا۔

ستیہ گرہ

☆1907ء میں جنوبی افریقہ میں ایشیائی باشندوں سے نسلی امتیاز پر مبنی ایک قانون نافذ ہوا جس کے تحت جنوبی افریقہ میں آباد ایشیائی بالخصوص ہندوستانی باشندے اپنے فنگر پرنٹس جمع کروانے کے پابند تھے۔ اس قانون کے خلاف ایک ہندوستانی وکیل، موہن داس کرم چند گاندھی نے تحریک چلائی جسے گاندھی کی ستیہ گرہ تحریک کا نام دیا گیا۔

گرل گائیڈ

☆31 مئی 1910ء کو ایگنس نے گرل گائیڈز تنظیم بنانے کے لئے تحریک چلائی۔ ایگنس سکاؤٹ تنظیم کے بانی لارڈ بیڈن پاؤل کی بہن تھی۔

غدر

☆21 اپریل 1913ء کو امریکہ اور کینیڈا میں مقیم ہندوستانی تارکین وطن نے ہندوستان کو انگریزوں کے چنگل سے آزاد کروانے کے لئے ایک تنظیم کی بنیاد رکھی۔ اس کا اصل نام تو ہندی ایسوسی ایشن آف پیسیفک کوسٹ تھا لیکن یہ ''غدر'' تحریک کے نام سے مشہور ہوئی۔

ریشمی رومال

☆1915ء کے لگ بھگ ہندوستان کے کچھ طالب علم کابل پہنچے تاکہ وہاں سے افغانستان کے بادشاہ اور دیگر ممالک کے اکابرین سے رابطہ پیدا کرکے ایک ایسا منصوبہ بنائیں جس سے نہ صرف ترکی کی حکومت کو فائدہ پہنچے بلکہ ہندوستان کو بھی آزاد کرایا جاسکے۔ ان طالب علموں کے رہنما مولانا عبیداللہ سندھی تھے۔ وہ ہندوستان کی ایک عارضی جلاوطن حکومت قائم کرچکے تھے۔ 9 جولائی 1916ء کو مولانا عبیداللہ سندھی نے اپنے پروگرام کی تمام تفصیلات زعفرانی رنگ کے ریشمی رومال پر لکھ کر ایک طالب علم کے ذریعے سندھ بھجوائیں۔ لیکن بدقسمتی سے وہ طالب علم انگریزوں کے ہاتھ لگ گیا۔ انگریزوں نے فوری کارروائی کرکے ریشمی رومال پر قبضہ کرلیا۔ اس طرح ہندوستان کی آزادی کی یہ تحریک وقت سے پہلے ہی دم توڑ گئی۔

حجاز کی آزادی

☆5 جون 1916ء کو حجاز میں شریف مکہ حسین نے ترکی کے خلاف بغاوت کا اعلان کردیا۔ حسین کو نہ صرف عربوں کے مختلف قبائل کی بلکہ برطانیہ کی تائید بھی حاصل تھی۔ 9 جون 1916ء کو شریف مکہ نے حجاز کی آزادی کا اعلان کیا اور ساتھ ہی اس نے تمام عربوں کو دعوت دی کہ وہ ترکوں کے خلاف جنگ کا اعلان کریں۔

ڈاڈا

☆1916ء میں سوئٹزرلینڈ کے شہر زیورخ سے ادب اور مصوری کی ایک نئی تحریک کا آغاز ہوا جسے ڈاڈا تحریک کا نام دیا گیا۔

خواتین کو ووٹ کا حق

☆1918ء میں برطانیہ میں خواتین کو حق رائے دہی دیئے جانے کی تحریک اپنے انجام کو پہنچ گئی اور 21 نومبر 1918ء کو شاہ برطانیہ نے اس بل کی توثیق کردی جس میں خواتین کو انتخابات میں حصہ لینے اور ووٹ ڈالنے کا حق دیئے جانے کی سفارش کی گئی تھی۔

مراکش کی آزادی

☆1921ء میں مراکش کے پہاڑی علاقے سے محمد بن عبدالکریم کی قیادت میں ایک جماعت نے آزادی کے لئے جدوجہد کا آغاز کیا۔ اس کا پہلا مرکز وہ علاقہ تھا جس پر ہسپانویوں کا قبضہ تھا۔ محمد بن عبدالکریم نے ہسپانویوں کو پے درپے شکستیں دے کر بالکل بے بس کردیا اور پوری دنیا ان کی شہرت سے گونج اٹھی۔

بغاوت

☆8 نومبر 1923ء کو جرمنی میں نیشنل سوشلسٹ جرمن ورکرز پارٹی کے ایک غیرمعروف رہنما ایڈولف ہٹلر نے جرمنی کے ایک جنگی ہیرو فیلڈ مارشل وان لیوڈن ڈورف کی اعانت سے حکومت کا تختہ الٹنے کی کوشش کی لیکن وہ اس میں ناکام ہوا اور پانچ سال کے لئے جیل بھیج دیا گیا۔

سریت

☆بیسویں صدی میں جن تحریکوں نے ادب اور مصوری کو متاثر کیا ان میں ''سریت'' تحریک بڑی اہمیت کی حامل سمجھی جاتی ہے۔ اس تحریک کا آغاز 1924ء میں ہوا۔

آزاد مسلم ریاست

28 جنوری 1933ء کو کیمبرج، انگلستان سے پاکستان نیشنل موومنٹ نامی تنظیم نے چار صفحات پر مشتمل ایک کتابچہ شائع کیا جو تیسری گول میز کانفرنس کے انگریز اور ہندوستانی شرکاء میں تقسیم کیا گیا۔ اس کتابچے میں ایک آزاد مسلم ریاست کے قیام کی تجویز پیش کی گئی تھی۔

لانگ مارچ

☆16 اکتوبر کو چین کے رہنماء ماؤزے تنگ کی قیادت میں چیانگ کائی شیک کی حکومت کے خلاف ایک لاکھ افراد نے لانگ مارچ کا آغاز کیا۔

ادیبوں کی انجمن

☆ہندوستان کے ترقی پسند ادیبوں کی ایک انجمن Indian Progressive Writers کے نام سے شروع ہوئی جس کے پہلے صدر ملک راج آنند تھے۔

فرانکو کی حکومت

☆1936ء کے انتخابات کے بعد سپین میں بدامنی نے شدت اختیار کرلی، جس کا آغاز 1931ء ہی میں ہوگیا تھا۔ 11 جولائی 36ء کو جب ایک سیاستدان کے قتل کا الزام فوج پر عائد کیا گیا تو 18 جولائی 1936ء کو جنرل فرانکو کی قیادت میں فوج کے ایک حصے نے بغاوت کردی۔ باغیوں نے شمالی سپین کے علاقے برگوس میں قوم پرست حکومت بنائی جس کے سربراہ جنرل فرانکو تھے۔ نومبر 1936ء میں جرمنی اور اٹلی نے اس حکومت کو تسلیم کرتے ہوئے امدادی فوجی دستے سپین میں داخل کئے۔ بعدازاں سوویت یونین کی امداد بھی اس میں شامل ہوگئی۔ یہ لڑائی 1936ء تک جاری رہی اور اس طرح سارے سپین پر جنرل فرانکو کی حکومت قائم ہوگئی۔ اس خانہ جنگی میں سات لاکھ 45 ہزار افراد ہلاک ہوئے۔

تحریک پاکستان

☆23 مارچ 1940ء کو برصغیر کے مسلمانوں نے دوقومی نظریے کے تحت قائداعظم کی قیادت میں ایک الگ وطن کا مطالبہ کیا جس سے تحریک پاکستان کا باقاعدہ آغاز ہوا۔

آزاد ہند فوج

☆جون 42ء میں ہندوستانیوں کی ایک کانفرنس میں انڈین انڈیپنڈنٹ لیگ کا باقاعدہ افتتاح ہوا اور آزاد ہند فوج کے قیام کی تجویز منظور ہوئی۔

☆یکم ستمبر 42ء کو آزاد ہند فوج تشکیل دی گئی جو ایک مؤثر تحریک تھی۔ اس نے اتحادیوں (برطانیہ، امریکہ، فرانس) کے خلاف اعلان جنگ کیا مگر اسے شکست کا سامنا کرنا پڑا۔ اس تحریک میں مسلمان، سکھ، ہندو سب شامل تھے۔

ہندوستان چھوڑ دو

☆8 اگست 42ء سے کانگریس نے گاندھی جی کی قیادت میں ہندوستان چھوڑ دو تحریک شروع کی جس سے مسلم لیگ نے لاتعلقی کا اظہار کیا۔ یہ سول نافرمانی کی تحریک تھی جس میں 1028 افراد ہلاک ہوئے۔

☆21 اکتوبر 1943ء کو آزاد ہند فوج نے باقاعدہ آزاد حکومت ہند کے قیام کا اعلان کیا جسے دنیا کے نو ممالک نے فوراً تسلیم کرلیا۔ اس کی قیادت سبھاش چندر بوس کررہے تھے۔ 23 اکتوبر کو انہوں نے برطانیہ اور امریکہ کے خلاف اعلان جنگ کیا۔ نومبر میں جاپان نے دو جزائر آزاد حکومت ہند کے حوالے کردیئے۔ آزاد ہند فوج میں خواتین کی رجمنٹ کا قیام عمل میں آیا۔ 23 اکتوبر کو آزاد ہند فوج کا ہیڈکوارٹر رنگون (برما) منتقل کیا گیا۔ اس فوج نے 4 فروری 1944ء کو برما کی سرحد سے پہلی مرتبہ ہندوستان پر حملہ کیا اور 18 مارچ کو آسام پر قبضہ کرلیا مگر چار ماہ بعد انہیں وہاں سے پسپا ہونا پڑا اور ان علاقوں پر دوبارہ ہندوستانی فوج قابض ہوگئی۔ جب 3 مئی 45ء کو رنگون پر انگریزوں کا قبضہ ہوا تو آزاد ہند فوج کے افسروں و سپاہیوں کو جنگی قیدی بنالیا گیا۔ اس دوران سبھاش چندر بوس وہاں سے فرار ہونے میں کامیاب ہوگئے مگر ایک حادثے میں ان کا انتقال ہوگیا۔

ارجنٹائن میں انقلاب

☆4 جون 43ء کو ارجنٹائن کے دارالحکومت بیونس آئرس میں کچھ باغی فوجیوں نے صدر رومن کاسٹیلو کو معزول کرکے جوان پیرون کو صدر بنایا۔

ستیہ گرہ

☆18 جون 45ء کو گوا کی آزادی کے لئے ستیہ گرہ تحریک کا آغاز ہوا۔

بھودان

☆ہندوستان کے مذہبی اور سیاسی رہنما اچاریہ ونوبا بھاوے نے 15 اپریل 1950ء میں اپنی بھودان تحریک کا آغاز کیا جس کا مقصد بڑے زمینداروں سے زمین لے کر غریب لوگوں میں تقسیم کرنا تھا۔ یہ تحریک بھارت کی تاریخ کا اہم موڑ سمجھی جاتی تھی۔ اس تحریک کے نتیجے میں بڑے بڑے زمینداروں کا خاتمہ ہوا اور زرعی اصلاحات کا نفاذ عمل میں آیا۔

ماؤماؤ

☆21 اکتوبر 1952ء کینیا میں جوموکینیاٹا نامی شخص نے ماؤماؤ نام سے ایک تنظیم

باقی صفحہ 5 پر

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب شادی

مکرم سید طاہر محمود ماجد صاحب نائب ناظر مال آمد تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے خاص فضل و کرم سے خاکسار کے بڑے بیٹے مکرم سید اطہر محمود صاحب مربی سلسلہ کے نکاح کا اعلان مورخہ 8 فروری 2014ء کو الرفیع بینکویٹ ہال میں تلاوت قرآن کریم اور دعائیہ منظوم کلام کے بعد مکرم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد مقامی نے مکرمہ سیدہ قرۃ العین بخاری صاحبہ بنت مکرم سید اسرار احمد توقیر صاحب کے ساتھ ایک لاکھ چوّن ہزار روپے حق مہر پر کیا اور رخصتی پر خاکسار نے دعا کروائی۔ اگلے روز اسی ہال میں دعوت ولیمہ کے موقع پر تلاوت کے بعد محترم سید خالد احمد شاہ صاحب ناظر مال خرچ نے دعا کروائی۔ دلہا مکرم سید غلام احمد نثار صاحب مرحوم سابق صدر جماعت احمدیہ گھٹیالیاں خورد ضلع سیالکوٹ کا پوتا اور حضرت سید نذیر حسین شاہ صاحب رفیق حضرت مسیح موعود آف گھٹیالیاں اور حضرت سید قاسم شاہ صاحب جمعدار رفیق حضرت مسیح موعود آف معین الدین پور گجرات کی نسل سے ہے۔ جبکہ دلہن مکرم سید سردار شاہ صاحب مرحوم دارالنصر غربی ربوہ کی پوتی اور مکرم سید لال شاہ صاحب واربرٹن ضلع شیخوپورہ کی نسل سے ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ شادی ہر جہت سے جانبین اور جماعت کے لئے باعث مؤدت اور ثمرات حسنہ کا موجب بنائے۔ آمین

ولادت

محترم محفوظ الحق میر صاحب امیر حلقہ ڈیریا نوالا ضلع نارووال تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے خاکسار کے بیٹے مکرم میر انجم پرویز صاحب مربی سلسلہ کو مورخہ 14 فروری 2014ء کو دو بیٹوں اور ایک بیٹی کے بعد بیٹے سے نوازا ہے۔ نومولود کا نام میر نظام الدین تجویز ہوا ہے۔ نومولود مکرم میر جمیل احمد صاحب آف ڈیریا نوالا کا نواسہ اور مکرم مولوی نظام الدین میر صاحب کی نسل سے ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صالح، خادم دین، خلافت احمدیہ کا سچا وفادار، نافع الناس وجود اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

تقریب آمین

مکرم احمد طارق باجوہ صاحب کارکن دفتر امانت تحریک جدید ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

محض خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے خاکسار کے بیٹے تفرید احمد باجوہ واقف نو نے پانچ سال چار ماہ کی عمر میں قرآن کریم کا پہلا دور مکمل کر لیا ہے۔ مورخہ 5 فروری 2014ء کو تلاوت و نظم کے بعد محترم عبدالحلیم سحر صاحب افسر امانت تحریک جدید نے قرآن کریم سنا اور دعا کروائی۔ عزیزم کو قرآن کریم پڑھانے کی سعادت اس کی والدہ مکرمہ عابدہ شمیم صاحبہ کے حصہ میں آئی۔ عزیزم مکرم چوہدری بشیر احمد باجوہ صاحب سابق صدر جماعت منڈیکی بیریاں کا پوتا اور حضرت مولوی محمد ابراہیم صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی نسل سے ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیزم کو قرآن کریم پڑھنے، سمجھنے اور اس کی تعلیمات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

شکریہ احباب

مکرم محمد اشفاق صاحب امیر ضلع نواب شاہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے خالہ زاد و چچا زاد بھائی مکرم ڈاکٹر خالد یوسف صاحب مختصر علالت کے بعد مورخہ 7 فروری 2014ء کو فضل عمر ہسپتال میں انتقال کر گئے۔ ڈاکٹر صاحب نے توجہ لگن اور محنت سے کام کرنے کے باعث مریضوں اور احباب میں اپنا ایک مقام پیدا کر لیا اور کافی مقبول ہو گئے۔ ان کے ساتھی ڈاکٹرز اور عملہ و مریض ان کی وفات پر ان کی خوبیوں کا تذکرہ کرتے رہے۔ اپنے پیشہ، ڈیوٹی، لگن اس حد تک تھی کہ وفات والے روز 2 بجے تک مریضوں کو چیک کرتے رہے اور اس روز 80 مریض چیک کئے۔ جبکہ آپ کی اپنی حالت بگڑ رہی تھی۔ اسی روز شام کو ہسپتال میں داخل کرائے گئے اور اگلی صبح آپ خدا تعالیٰ کے حضور حاضر ہو گئے۔ رحمٰن کالونی ربوہ کی بیت الذکر میں باجماعت نماز اپنے بچوں کے ساتھ ادا کرتے۔ رحمٰن کالونی میں بھی ایک اچھا حلقہ دوستوں کا پیدا کر لیا تھا۔ کئی روز گزر جانے کے بعد بھی اس علاقے کے احباب و خواتین اظہار تعزیت کیلئے گھر آتے رہے۔ ہم سب بھائیوں کو بھی مسلسل اس بات کی تلقین کرتے رہے کہ ربوہ چلے آئیں کہ اک علمی اور سکون کا ماحول ہے۔ سب اکٹھے رہیں گے۔ خاکسار اپنی اور اپنے خاندان کی جانب سے سب احباب کا دلی شکریہ ادا کرتا ہے۔ نیز خاکسار احباب جماعت سے درخواست دعا کرتا ہے کہ خدا تعالیٰ مرحوم کی اولاد کا حافظ و ناصر اور وکیل و کفیل ہو اور اپنی امان میں رکھے۔ نیز بوڑھی والدہ کو خدا تعالیٰ صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

مکرم نسیم احمد صاحب کاشمیری

مربی سلسلہ کی وفات

مکرم ریاض محمود باجوہ صاحب مربی سلسلہ دفتر شعبہ تاریخ احمدیت ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

احباب جماعت کو افسوس کے ساتھ یہ اطلاع دی جاتی ہے کہ مکرم چوہدری نسیم احمد صاحب کاشمیری مربی سلسلہ دفتر شعبہ تاریخ احمدیت ربوہ مورخہ 14 فروری 2014ء کو جنرل ہسپتال لاہور میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ آپ کو برین ٹیومر تھا۔ آپریشن ہوا لیکن الٰہی تقدیر غالب آئی۔ مورخہ 16 فروری 2014ء کو آپ کی نماز جنازہ محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی ربوہ نے بعد نماز عصر بیت المبارک ربوہ میں پڑھائی۔ بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین کے بعد محترم اسفند یار منیب صاحب انچارج شعبہ تاریخ احمدیت نے دعا کرائی۔

مرحوم 15 اکتوبر 1965ء کو ندھیری ضلع کوٹلی آزاد کشمیر میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد محترم چوہدری نذر محمد صاحب نے 1940ء، یا 1941ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی دستی بیعت کی توفیق پائی۔ مرحوم میٹرک تک تعلیم حاصل کرنے کے بعد ستمبر 1983ء میں جامعہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔ جولائی 1988ء میں مبشر کی ڈگری حاصل کی۔ جامعہ احمدیہ سے تعلیم حاصل کرنے کے بعد منڈی بہاؤالدین، نارووال، مصطفیٰ پارک اوکاڑہ، آدم کے اور بھاگو بھٹی ضلع سیالکوٹ، اگہار کالونی کوٹلی میر پور آزاد کشمیر، فتح پور لیہ، 145/10R خانیوال، اوکاڑہ شہر، شاہ تاج شوگر مل، آرام باڑی کوٹلی وغیرہ اضلاع اور مجالس میں خدمات سلسلہ کی توفیق پائی۔ دفتر اصلاح وارشاد مقامی و مرکزیہ کے علاوہ دفتر منصوبہ بندی کمیٹی میں بھی کام کرتے رہے۔ مئی 2012ء میں ان کی تقرری دفتر شعبہ تاریخ احمدیت ربوہ میں ہوئی تھی۔ نومبر 2013ء میں برین ٹیومر کی تشخیص ہوئی مرحوم ایک درویش طبع اور شریف النفس انسان تھے۔ محنت، لگن، خلوص نیت اور دیانتداری سے اپنی ڈیوٹی ادا کرنے والے وجود تھے۔ صبح دفتر آتے تو سب کے پاس جا کر دعا سلام اور مصافحہ کرتے۔ آپ کی طبیعت میں انکسار پسندی، ملنساری اور خوش مزاجی پائی جاتی تھی۔ آپ نے پسماندگان میں عمر رسیدہ والدین کے علاوہ بیوہ محترمہ شبیرہ نسیم صاحبہ پانچ بیٹے مکرم سابق احمد طیب صاحب، مکرم وسیم احمد مبارز صاحب دفتر وکالت تعلیم تحریک جدید ربوہ، مکرم فراز احمد نسیم صاحب متعلم جامعہ احمدیہ جونیئر سیکشن ربوہ، مکرم حزیم احمد مظہر صاحب، مکرم نظر محمد صاحب دو بیٹیاں محترمہ لبانہ نسیم صاحبہ بی اے اور محترمہ امۃ المتین صاحبہ سوگوار چھوڑی ہیں۔ آپ کے چھوٹے بھائی مکرم کلیم احمد کاشمیری صاحب مربی سلسلہ سپین نماز جنازہ میں شامل ہو گئے تھے۔ احباب جماعت سے مرحوم کی مغفرت اور بلندی درجات اور پسماندگان کے صبر جمیل کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

ریفریشر کورس برائے عہدیداران تحریک جدید

مکرم نصراللہ باجوہ صاحب سیکرٹری تحریک جدید ضلع سیالکوٹ تحریر کرتے ہیں۔

محض خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے مورخہ 8 فروری 2014ء کو ضلع سیالکوٹ کے دو حلقہ جات حلقہ داتہ زید کا اور حلقہ قلعہ کالر والا کے عہدیداران تحریک جدید کا ریفریشر کورس احمدیہ بیت الذکر داتہ زید کا میں کیا گیا۔ جس میں محترم لقمان محمد خاں صاحب وکیل المال اول نے عہدیداران کو قیمتی نصائح کیں۔ اس اجلاس میں دونوں حلقہ جات کی تمام جماعتوں کی نمائندگی تھی اور حاضری 36 تھی۔ مہمان نوازی کا فرض امارت حلقہ داتہ زید کا نے نبھایا اللہ تعالیٰ اس پروگرام کے نیک نتائج ظاہر فرمائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم رانا سعید احمد وسیم صاحب کارکن روزنامہ الفضل تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے بہنوئی مکرم رانا توصیف احمد صاحب ابن مکرم رانا منیر احمد صاحب دارالعلوم شرقی نور مورخہ 16 فروری 2014ء بقضائے الٰہی وفات پا گئے، اسی روز بعد نماز مغرب مکرم جاوید احمد صاحب جاوید صاحب مربی سلسلہ نے نماز جنازہ پڑھائی اور قبرستان عام میں تدفین کے بعد دعا کروائی۔ مرحوم نے پسماندگان نے اہلیہ مکرمہ امۃ الکافی صاحبہ، دو بیٹے مکرم رانا طلحہ جیلانی صاحب، مکرم حافظ طلال جیلانی صاحب اور ایک بیٹی مکرمہ قرۃ العین صاحبہ سوگوار چھوڑی ہیں۔ اس غم کے موقع پر بہت سے احباب نے ہمارے غمزدہ دلوں کی ڈھارس بندھائی۔ خاکسار ان سب کا شکریہ ادا کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ سب کو اجر عظیم سے نوازے۔ نیز درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے پروگرام (پاکستانی وقت کے مطابق)

پروگراموں میں 20,15 منٹ کی کمی بیشی یا تبدیلی کی جاسکتی ہے

26 فروری 2014ء

12:35 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 21 فروری 2014ء (عربی ترجمہ)
1:35 am	آسٹریلین سروس
2:00 am	پریس پوائنٹ
4:00 am	سوال و جواب
5:00 am	عالمی خبریں
5:15 am	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
5:50 am	یسرنا القرآن
6:20 am	اطفال الاحمدیہ جرمنی اجتماع
6:50 am	سیمینار: سیرت النبی ﷺ
8:00 am	پریس پوائنٹ
9:00 am	سیمینار الوصیت
9:55 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم اور درس ملفوظات
11:30 am	الترتیل
12:00 pm	حضور انور کا یورپین پارلیمنٹ سے خطاب 4 دسمبر 2012ء
12:30 pm	قرآنک آرکیالوجی
1:05 pm	ریئل ٹاک
2:10 pm	سوال و جواب
3:00 pm	انڈونیشین سروس
4:00 pm	سواحیلی سروس
5:00 pm	تلاوت قرآن کریم اور درس ملفوظات
5:30 pm	الترتیل
6:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 2 مئی 2008ء
7:20 pm	بنگلہ پروگرام
8:20 pm	دینی و فقہی مسائل
9:00 pm	کڈز ٹائم
9:30 pm	فیتھ میٹرز
10:30 pm	الترتیل
11:00 pm	عالمی خبریں
11:20 pm	حضور انور کا یورپین پارلیمنٹ سے خطاب
11:50 pm	قرآنک آرکیالوجی

27 فروری 2014ء

12:30 am	ریئل ٹاک
1:30 am	دینی و فقہی مسائل
2:10 am	کڈز ٹائم
2:35 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 2 مئی 2008ء
4:00 am	انتخاب سخن
5:05 am	عالمی خبریں
5:20 am	تلاوت قرآن کریم اور درس ملفوظات
5:45 am	الترتیل
6:25 am	حضور انور کا پارلیمنٹ سے خطاب
6:55 am	دینی و فقہی مسائل
7:30 am	جلسہ سیرت النبی ﷺ
8:20 am	قرآنک آرکیالوجی
8:55 am	فیتھ میٹرز
9:50 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
11:40 am	یسرنا القرآن
12:00 pm	ایوان طاہر ٹورانٹو کینیڈا کا افتتاح 26 جولائی 2012ء
1:30 pm	Beacon of Truth (سچائی کا نور)
2:30 pm	ترجمۃ القرآن کلاس 19 مارچ 1997ء
3:35 pm	انڈونیشین سروس
4:35 pm	پشتو سروس
5:20 pm	تلاوت قرآن کریم
5:35 pm	یسرنا القرآن
5:55 pm	Beacon of Truth (سچائی کا نور)
7:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 2 مئی 2008ء
8:05 pm	حضرت مسیح ناصریؑ کا اصل پیغام
9:30 pm	ترجمۃ القرآن
10:35 pm	یسرنا القرآن
11:00 pm	عالمی خبریں
11:25 pm	ایوان طاہر کا افتتاح

معذور افراد بھی چل پھر سکیں گے جاپان

جاپان میں معذور افراد کے لئے روبوٹک مشین تیار کر لی گئی ہے۔ اس مشین کی مدد سے ہاتھ پاؤں سے محروم افراد بھی صحت مند انسانوں کی طرح کام کر سکیں گے۔ جاپانی ماہرین کی تیار کردہ اس مشین کی بدولت نہ صرف معذور افراد چل پھر سکتے ہیں بلکہ ان کیلئے بغیر کسی دقت کے زمین کی طرف جھکنا اور اٹھنا بھی آسان ہو جاتا ہے۔ یہ حیرت انگیز مشین بہت جلد مارکیٹ میں فروخت کے لئے پیش کر دی جائے گی۔ (روزنامہ دنیا 12 اگست 2013ء)

خریداران خطبہ نمبر سے گزارش

جن خریداران الفضل خطبہ نمبر کے ذمہ بقایا ہے۔ ان کو یاددہانی ارسال کی گئی ہے۔ براہ مہربانی اپنا چندہ بذریعہ بینک بنام صدر انجمن احمدیہ ارسال فرماویں یا طاہر مہدی امتیاز احمد کے نام منی آرڈر ارسال فرمائیں۔ 28 فروری کے بعد بقایا جات کی صورت میں مجبوراً خطبہ نمبر بند کر دیا جائے گا۔ (مینیجر روزنامہ الفضل)

ربوہ میں طلوع و غروب 24۔ فروری

طلوع فجر	5:20
طلوع آفتاب	6:40
زوال آفتاب	12:22
غروب آفتاب	6:04

حب ہمزاد
اعصابی کمزوری کے لئے
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
PH:047-6212434

سمیع سٹیل ٹریڈرز
مینوفیکچرز اینڈ جنرل آرڈر سپلائرز
اعلیٰ قسم کے لوہے کی چوکھاٹ کا مرکز
ڈیلرز: G.P-C.R.C-H.R.C شیٹ اینڈ کوائل

"داخلہ نرسری کلاسز 2014ء"
الصادق اکیڈمی ربوہ
الصادق اکیڈمی ربوہ میں جونیئر وسینئر نرسری میں داخلہ مورخہ 16 فروری 2014ء سے شروع ہوگا۔ جو کہ سیٹیں مکمل ہوتے ہی بند کر دیا جائے گا۔
جونیئر نرسری میں داخلہ کے لئے عمر 31 مارچ 2014ء تک اڑھائی سال سے ساڑھے تین سال جبکہ سینئر نرسری کلاس کے لئے عمر ساڑھے تین سال سے ساڑھے چار سال ہوگی۔
داخلہ فارم الصادق اکیڈمی (ملحقہ مدرسۃ الحفظ) سے دستیاب ہیں۔ داخلہ فارم کے ساتھ برتھ سرٹیفکیٹ کی دو تصدیق شدہ فوٹو کاپیز منسلک کریں۔
مینیجر الصادق اکیڈمی
6214434,6211637

KOHISTAN STEEL
DEALERS OF PAKISTAN STEEL MILLS CORPORATION LTD AND IMPORTERS
Talib-e-Dua:Mian Mubarik Ali

FR-10

لگژری گاڑی برائے فروخت
گاڑی ٹویوٹا ALTIS 1-8 ماڈل 2006ء
رنگ 54,000 عمومی حالت تقریباً نئی
پینٹ اصلی پہلا استعمال گھریلو صرف ایک ہاتھ پر
رابطہ: 03007704339

اک قطرہ اس کے فضل نے دریا بنا دیا
NASEEM JEWELLERS
23K/22K JEWELLERY SUPPLIERS
پروپرائٹر: میاں وسیم احمد
فون دکان 6212837
Mob:03007700369
اقصیٰ روڈ ربوہ

آندرے آس لینگوئج انسٹیٹیوٹ
جرمن زبان کے گوئٹے انسٹیٹیوٹ سے سند یافتہ ٹیچر
اور اب لاہور کراچی ٹیسٹ کی تیاری کیلئے بھی تشریف لائیں
فیصل آباد میں بھی جرمن کلاسز کا آغاز ہو چکا ہے
برائے رابطہ: طارق شبیر دار الرحمت غربی ربوہ
03336715543, 03007702423, 0476213372

ایک نام مغل بینکوئیٹ ہال
کھانوں کے اعلیٰ معیار اور بہترین سروس کی ضمانت دی جاتی ہے
لیڈیز ہال میں لیڈیز ورکرز کا انتظام نیز کیٹرنگ کی سہولت میسر ہے
فون: 0336-8724962
پروپرائٹر محمد عظیم احمد فون: 6211412,03336716317

CENTRE FOR CHRONIC DISEASES
ٹیومرز، دل، گردے، مثانے، سانس، مرگی، بچوں کی قبض، دمہ، چڑچڑاپن۔ ایام کی خرابیاں اور دیگر امراض کیلئے اعتماد کے ساتھ تشریف لائیں۔
ہمارے ہاں تمام زنانہ، بچگانہ، مردانہ بیماریوں کا تسلی بخش علاج کیا جاتا ہے
کلینک کے اوقات صبح 10 تا 1 بجے دوپہر عصر تا عشاء
زیر نگرانی سکواڈرن لیڈر (ر) عبدالباسط ہومیو فزیشن
047-6005688,0300-7705078
پتہ: طارق مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ
نوٹ: یہاں صرف نسخہ تجویز کیا جاتا ہے